بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

روزنامہ الفضل

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۵ رجب ۱۳۹۷ھ ۳ وفا ۱۳۵۶ ہش ۳ جولائی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۴۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل مکرم ڈاکٹر قاضی محمد شفیق صاحب نے حضور ایدہ اللہ کا خراب دانت نکال دیا حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تمام قوموں اور تمام زمانوں کیلئے جو قیامت تک آنیوالے تھے ایک کامل اور جامع قانون کی طرح نازل فرمایا

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات، اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے ھَلْ مِنْ مُّعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحرِ ذخّار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو، کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیطِ بیان سے رہ گئی ہو، کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۴ تا صفحہ ۵۵۶ حاشیہ ۱۱)

"قرآن کریم کے اتارنے سے اللہ جلّ شانہٗ کا یہ مقصد تھا کہ وہ تمام بنی آدم اور تمام زمانوں اور تمام استعدادوں کی اصلاح اور تکمیل اور تربیت کر سکے اور اسلام کی پوری شکل اور پوری عظمت بنی آدم پر ظاہر ہو اور اس کے ظہور کا وقت بھی آ پہنچا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کو تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے جو قیامت تک آنے والے تھے ایک کامل اور جامع قانون کی طرح نازل فرمایا اور ہر یک درجہ کی استعداد کے لئے افادہ اور افاضہ کا دروازہ کھول دیا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۲۸)

الحاج سر محمد سنگھاٹے وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ خبر جماعت میں نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ الحاج مسٹر ایف، ایم سنگھاٹے ۱۷ مئی ۱۹۷۷ء کو صبح بانجل (گیمبیا) میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

الحاج سر محمد سنگھاٹے اوّلین احمدی سربراہِ مملکت ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کے ظاہری معنوں میں بھی مظہر بنے۔ بحیثیت گورنر جنرل گیمبیا آپ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اِس الہام کا حوالہ دے کر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ (باقی صفحہ ۴ پر)

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کچھ عرصہ کے لئے بیرونِ پاکستان رخصت پر تشریف لے گئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ جہاں بھی رہیں خیر و عافیت سے رہیں اور بخیر و عافیت وطن واپس تشریف لائیں۔ آمین (نائب وکیل التبشیر)

محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ جو کہ اپنے خاوند مکرم عبدالمنان صاحب بھٹہ واقف ٹیچر ٹمبوڈو سکول سیرالیون کے ساتھ اسی سکول میں خدمات سلسلہ بجا لا رہی ہیں گذشتہ سال سے سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ایک ماہ سے تکلیف زیادہ ہے۔ قارئینِ الفضل سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

مکرم محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سورابایا ہمارے ایک مخلص پاکستانی احمدی طبیب عبدالحمید صاحب مرحوم کے صاحبزادے ہیں ان کے سر کے اندر ایک بڑی رسولی ہے جس کے اپریشن کے لئے وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ چونکہ یہ اپریشن بہت نازک اور پریشان کن ہے لہٰذا احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس اپریشن میں کامیابی دے اور جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمود احمد چیمہ مبلغ انڈونیشیا)

خاکسار کی دادی محترمہ دولت بی بی صاحبہ اہلیہ محترم سید امیر احمد شاہ صاحب مرحوم عرصہ کمزوری، بخار اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے لیکن کمزوری تام ہے احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔ (سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ وفا ۱۳۵۶ ہش

۳ جولائی ۱۹۷۷ء

وہ مصیبت جس سے بڑی اور کوئی مصیبت نہیں

ہم گزشتہ اداریہ میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو بہت عظمت اور بزرگی والی کتاب قرار دیا ہے اور اسے لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ، مومنوں کے لئے سراسر رحمت اور نور، نیز روحانی امراض کے لئے شفا اور فلاح و نجاح کا موجب ٹھہرایا ہے اسی لئے ایسی عظمت اور بزرگی والی کتاب سے اعراض کا انجام نہایت ہولناک ہے۔ خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں بالصراحت اس امر کا ذکر کیا ہے کہ جو لوگ قرآن پر ایمان لانے اور اس کی عظمت اور بزرگی سے آگاہ ہو جانے کے باوجود اس سے منہ پھیریں گے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے غفلت برتیں گے وہ دنیا اور آخرت میں خود اپنے ہاتھوں ہلاکت مول لیں گے۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے جہاں قرآن مجید کی عظمت، اس کے فضائل، اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثرات کو بہت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا اور انہیں اپنے متبعین کے ذہن نشین کرا کے ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھایا وہاں آپ نے قرآن سے اعراض کے ہولناک انجام کو بھی بہت کھول کھول کر بیان کیا۔ مثال کے طور پر آپ نے ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا کہ ہماری کتاب سوائے قرآن کے اور کوئی نہیں ہے اور اس سے انحراف کو ہم موجب خسران و تباب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"لَا كِتَابَ لَنَا مِنْ دُوْنِ الْقُرْآنِ وَكُلُّ مَنْ خَالَفَهُ فَقَدْ جَرَّ نَفْسَهُ إِلَى اللَّظَى۔"

(مواہب الرحمٰن ص ۶۹)

ترجمہ: سوائے قرآن کریم کے ہماری کوئی کتاب نہیں۔ جس شخص نے بھی اس کی مخالفت کی اس نے گویا اپنے آپ کو آگ میں جھونک دیا۔

ظاہر ہے جو شخص اپنے آپ کو آگ میں جھونکتا ہے وہ خود ہلاکت مول لیتا ہے۔ اسی لئے آپ نے قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو خبردار کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:-

"قَدْ هَلَكَ مَنْ تَرَكَ الْقُرْآنَ وَعَادَى أَهْلَهُ وَقَلَى"

(خطبہ الہامیہ ص ۶۸)

ترجمہ: وہ شخص جس نے قرآن کریم کو ترک کیا اور اس کے خادموں کو دشمن پکڑا وہ ہلاک ہو گیا۔

نیز اسی ضمن میں آپ نے کسی قدر وضاحت کے رنگ میں مزید فرمایا:-

"وَمَنْ تَرَكَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ قِيَاسًا فَهُوَ كَرَجُلٍ انْتَرَسَ انْتِرَاسًا وَوَقَعَ فِي الْوِهَادِ الْمُهْلِكَةِ وَهَلَكَ دَفْنِيًا۔"

(التبلیغ ص ۸۷)

ترجمہ: جس شخص نے قرآن مجید کو ترک کر کے قیاس کی پیروی کی اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کی عقل پر پردہ پڑ گیا اور وہ جان لیوا کھڈوں میں پڑ کر ہلاک ہو گیا۔

اسی پر بس نہیں بلکہ آپ نے تو قرآن مجید سے اعراض کو ایسی ہیبتناک مصیبت قرار دیا ہے کہ جس سے زیادہ ہیبت ناک اور کوئی مصیبت نہیں۔ چنانچہ آپ قرآن مجید کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے اس سے اعراض کے ہولناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فَكَيْفَ يُرْجَى مِنْهَا اكْتِنَازُ الْحَقَائِقِ وَخَزْنُ نَشَبِ الدَّقَائِقِ مِنْ دُوْنِ هٰذَا الْإِمَامِ الْفَائِقِ فَهٰذَا هُوَ الَّذِي يُؤْوِي الْغَرِيبَ وَيُطَهِّرُ الْمَعِيبَ وَيَفْتَحُ [illegible] الصَّحِيحَةِ وَالنُّصُوصِ الصَّرِيحَةِ وَكُلُّهُ يَقِينٌ وَفِيهِ لِلْقُلُوبِ تَسْكِينٌ وَهُوَ أَقْوَى تَقْرِيرًا وَقَوْلًا وَأَوْسَعُ حَفَاوَةً وَطَوْلًا وَمَنْ تَرَكَهُ وَمَالَ إِلَى غَيْرِهِ كَالْعَاشِقِ فَتَجَاوَزَ الدِّينَ وَالدِّيَانَةَ وَمَرَقَ مُرُوقَ السَّهْمِ الرَّاشِقِ۔ وَمَنْ غَادَرَ الْقُرْآنَ وَأَسْقَطَهُ مِنَ الْعَيْنِ وَتَبِعَ رِوَايَاتٍ لَا دَلِيلَ عَلَى تَنَزُّهِهَا مِنَ الْمَيْنِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا وَسَيَصْطَلِي لَظَى حَسْرَتَيْنِ وَيُرِيهِ اللّٰهُ أَنَّهُ كَانَ عَلَى خَطَأٍ مُبِينٍ۔ فَالْحَاصِلُ أَنَّ الْأَمْنَ فِي اتِّبَاعِ الْقُرْآنِ وَالتَّبَابُ كُلُّ التَّبَابِ فِي تَرْكِ الْفُرْقَانِ وَلَا مُصِيبَةَ كَمُصِيبَةِ الْإِعْرَاضِ عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ عِنْدَ ذَوِي الْحَيْثَيْنِ فَاذْكُرُوا عَظَمَةَ هٰذَا الرُّزْءِ۔"

(سر الخلافہ ص ۴۲)

ترجمہ: پھر اس فوقیت رکھنے والے امام (یعنی قرآن کریم) کے بغیر حقائق و دقائق کے ذخیرہ کرنے کی امید کیسے کی جا سکتی ہے۔ پس قرآن کریم ہی ہے جو مسافر کو پناہ دیتا ہے۔ عیب والے کے عیب کو پاک کرتا ہے اور دلائل صحیحہ اور نصوص صریحہ کے ساتھ نطق کو کھولتا ہے اور وہ تمام کا تمام یقینی ہے اور اس میں قلوب کے لئے تسکین کا سامان موجود ہے۔ وہ تقریر کے لحاظ سے زیادہ قوی اور طاقت کے لحاظ سے زیادہ وسعت رکھتا ہے۔ جس نے اسے ترک کیا اور ایک عاشق کی طرح اس کے غیر کی طرف مائل ہو گیا اس نے دین اور دیانت سے تجاوز کیا اور ان سے اسی طرح نکل گیا جس طرح تیر (کمان سے) نکل جاتا ہے۔ اور جس شخص نے قرآن کریم کو ترک کیا۔ اسے نظر سے گرا دیا اور ایسی روایات کے تابع ہوا جن کے جھوٹ سے پاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں تو وہ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوا۔ اور عنقریب وہ دو حسرتوں کی آگ میں جلے گا اور اللہ تعالیٰ اسے دکھا دے گا کہ وہ واضح طور پر غلطی پر تھا۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ امن صرف قرآن کریم کی پیروی میں ہے اور اس کے چھوڑنے میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے اور صاحب نظر لوگوں کے نزدیک کتاب اللہ سے اعراض سے بڑی اور کوئی مصیبت نہیں۔ پس تم اس مصیبت کی ہیبت کو یاد کرو۔

یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس سب سے بڑی مصیبت سے جس سے انسان دنیا اور آخرت دونوں میں ہلاک شدہ قرار پاتا ہے اور اس کے لئے کہیں کوئی پناہ اور امان باقی نہیں رہتی سب سے زیادہ بچنے کی نہایت پرزور الفاظ میں بار بار تلقین فرمائی اور یہاں تک فرمایا:-

(۱) "جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ۔"

(کشتی نوح)

(۲) "جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو"

(کشتی نوح)

(۳) "قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتداء میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ امید دی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی ہمیں اپنی ان نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے۔ پس اپنی ہمتیں بلند کرو اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں۔"

(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ

(مرتبہ:- مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر - مربی سلسلہ مقیم کروندی ضلع خیرپور - سندھ)

خدا تعالیٰ پر بھروسہ

فرمایا:-

"ہم کو تو خدا پر اتنا بھروسہ ہے کہ ہم تو اپنے مدعا بھی نہیں کہتے کیونکہ وہ ہمارے حال کو خوب جانتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو جب کفار نے آگ میں ڈالا تو فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے؟ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا بَلٰی ولٰکن الیکم لا۔ ہاں حاجت تو ہے مگر تمہارے آگے پیش کرنے کی کوئی حاجت نہیں فرشتوں نے کہا اچھا خدا تعالیٰ کے ہی آگے دعا کرو۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا علمہٗ من حالی حسبی من سوالی وہ میرے حال سے ایسا واقف ہے کہ مجھے سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۹-۲۱۰)

ایک شخص نے اپنی بعض مشکلات کے حل کے لئے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کی۔ آپ نے فرمایا "دعا کریں گے"۔

پھر فرمایا:-

"انسان پر کبھی بھروسہ نہ کرو جب انسان پر بھروسہ کرو گے تب ہی خالی رہو گے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسلام یہی ہے کہ صرف خدا کے لئے ہو جاؤ پھر سارے مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴۶)

مخالفین سے ہمدردی

آپ نے فرمایا:-

"میرے پاس ایک تھیلہ اُن گالیوں سے بھرے ہوئے کاغذات کا پڑا ہے۔ ایک نیا کاغذ آیا تھا وہ بھی آج میں نے اس میں داخل کر دیا ہے مگر ان سب کو ہم جانے دیتے ہیں۔ اپنی جماعت کے ساتھ اگرچہ میری ہمدردی خاص ہے مگر میں سب کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں اور مخالفین کے ساتھ بھی میری ہمدردی ہے۔ جیسا کہ ایک حکیم تریاق کا پیالہ مریض کو دیتا ہے کہ وہ شفا پاوے مگر مریض غصہ میں آکر اس پیالہ کو توڑ دیتا ہے تو حکیم اس پر افسوس کرتا ہے اور رحم کرتا ہے۔ ہمارے قلم سے مخالف کے حق میں جو کچھ الفاظ سخت نکلتے ہیں وہ محض نیک نیتی سے نکلتے ہیں جیسے ماں بچہ کو کبھی سخت الفاظ بولتی ہے مگر اس کا دل درد سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ صادق اور کاذب کا معاملہ خدا کے نزدیک ایک سا نہیں۔ خدا جس کو محبت کے ساتھ دیکھتا ہے اس کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ اس کا ایک سلوک نہیں ہوتا۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۲۲)

کرکٹ کا کھیل

قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے لڑکوں کا کرکٹ کا میچ تھا۔ حضرت اقدسؑ کے ایک صاحبزادے نے بچپن کی سادگی میں آپؑ سے کہا ابا تم کیوں کرکٹ پر نہیں گئے۔ آپؑ اس وقت تفسیر سورۃ فاتحہ لکھنے میں مصروف تھے آپ نے فرمایا:-

"وہ تو کھیل کر واپس آجائیں گے مگر میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں جو قیامت قائم رہے گا۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۴)

احباب کے لئے دعائیں

شیخ رحمت اللہ صاحب کا خط دربارہ کسی ابتلاء کے حضرت اقدسؑ کی خدمت میں پہنچا جس پر حضورؑ نے فرمایا:-

"میں اس ابتلاء میں اُن کے لئے بہت دعا کرتا ہوں ..... درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک طرف عبودیت مضطر ہو کر اور چاروں طرف سے کٹ کر اُس اکیلے سبب ساز کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور اُدھر سے الوہیت اپنے فضلوں کا لشکر لے کر اس کی تسلی کے لئے قدم بڑھاتی ہے۔ میں ہمیشہ یہ سُنّت انبیاء علیہم السلام اور سُنّت اللہ میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر اس گرامی جماعت کی رافت و رحمت ابتلاء کے وقت اپنے خدام کی نسبت جوش مارتی ہے آرام و عافیت کے وقت وہ حالت نہیں ہوتی۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۱۷)

فرمایا:- "میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل:- اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم:- پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ اُن سے قرۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:- پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم:- پھر اپنے مخلص دوستوں کے نام

پنجم:- اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔" (ایضاً صفحہ ۵۱۴)

حضورؑ فرماتے ہیں:-

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے جس قدر دعا وسیع ہوگی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اُسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دُور ہوتا جاوے گا اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت ہی وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔

دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں اُن کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ۔ (ایضاً صفحہ ۷۲)

اپنی وحی پر یقین

فرمایا:- "ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے اس قدر یقین اور علیٰ وجہ البصیرت یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے لو بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاً کافر ہو جاؤں۔" (صفحہ ۱۴۲)

اہل اللہ کا حال اور آپؑ کی خواہش

ایک دفعہ کام سے کچھ فراغت ہوئی لیکن آپؑ کی طبیعت نے نہ چاہا کہ فارغ رہیں بلکہ فرمایا:-

"تفسیر کا کام تو ختم ہو گیا اور ہم چاہتے تھے کہ دوسرے ضروری کام کے شروع کرنے سے پہلے دو تین دن آرام کر لیتے مگر جی نہیں چاہتا کہ خالی بیٹھے رہیں۔ مثنوی مولانا روم میں لکھا ہے کہ ایک بیماری ہوتی ہے کہ انسان چاہتا ہے کہ اسکو ہر وقت کوئی مکیاں مارتا رہے ایسا ہی اہل اللہ کا حال ہوتا ہے کہ وہ آرام نہیں کر سکتے۔ کبھی خدا اُن پر محنت نازل کرتا ہے اور کبھی وہ آپ کوئی ایسا کام چھیڑ بیٹھتے ہیں جس سے اُن پر محنت نازل ہو۔ نہایت درجہ برکت کی بات یہ ہے کہ انسان خدا کے واسطے کسی کام میں لگا رہے۔ جو دن بغیر کسی کام کے گزر جائے وہ گویا غم میں گزرتا ہے۔ اس سے زیادہ دنیا میں کچھ حاصل نہیں کہ انسان خدا کے واسطے کام کرے اور خدا اسکے واسطے راستہ کھول دے اور اسے مدد عطا فرمائے مگر بغیر اخلاص کے تمام محنت بے فائدہ ہے خالصۃً للہ کام کرے [illegible] سے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۸-۲۱۹)

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۷۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بُستانِ احمدؐ کی عندلیب

فَضیلۃ الاُستاذ ابُوالعَطاء الجالندھری

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

ارشادِ خداوندی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ کے مطابق اس دنیا سے ہر شخص کو راہیٔ ملکِ عدم ہونا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ شہر خموشاں میں کسی نہ کسی کی تدفین ہوتی رہتی ہے۔ بعض اشخاص کی وفات صرف اسکے متعلقین اور خاندان کے لئے صدمہ کا باعث ہوا کرتی ہے لیکن اس کے بالمقابل بعض افراد کی رحلت اس کے ماحول میں رہنے والوں اور جماعت کے جملہ افراد کیلئے صدمہ اور غم کا باعث ہوا کرتی ہے اور ہر شخص اس سے غمزدہ ہو جاتا ہے اور ہر فرد کی نوکِ زبان اس صدمہ کا اظہار کرتی ہے

فضیلۃ الاستاذ ابوالعطاء الجالندھری خدا کو پیارے ہو گئے اور بستانِ احمد کی یہ عندلیب اس فانی دنیا سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ دلآویز شخصیت، عالم باعمل، فکر و نظر میں ممتاز حیثیت رکھنے والا جس کا قلم سیّال اور جیّار سیل و نہار خدمتِ اسلام میں صفحۂ قرطاس پر موتی بکھیرتا اور جو سٹیج پر عربی اور اردو کا فصیح اور بلیغ البیان لیکچرار تھا جس کی تحریر اور تقریر مدلل اور پُرشوکت، جس کی زندگی کا ہر منٹ .... اور ہر سیکنڈ خدمتِ اسلام کے لئے وقف تھا۔ مرحوم بہت ہی مصروف اور سلسلہ کے کثیر الاشغال بزرگ تھے۔ آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کی عظیم مصروفیت کا علم ہوتا تھا۔

آپ وہ مجاہدِ اسلام تھے جنہوں نے بلادِ عربیہ میں پادریوں سے عظیم مناظرے کئے اور یہ مناظرے شائع شدہ موجود ہیں۔ مباحثہ مصر ایک شاندار مباحثہ ہے جس میں چوٹی کے عیسائی پادریوں نے حصہ لیا مگر جماعت احمدیہ کے مجاہد اسلام ابوالعطاء نے ان کا طلسم ریزہ ریزہ کر دیا اور سُننے والوں نے کہا کہ یہ مباحثہ جاء الحق و زھق الباطل کی متحرک تصویر ہے۔ آپ نے اسلام کے دفاع میں پادریوں کو ھل من مبارز؟ کے الفاظ میں چیلنج دیئے اور ان پر اتمام حجت کی اور اسلام کا بول بالا ہوا۔

(۲)

مولانا ابوالعطاء مرحوم ایک جامع الصفات شخصیت کے حامل تھے۔ جب ان کا قلم جولانی کرتا تو وہ بہترین مضمون نگار تھے مضمون مالہٗ وما علیہ کے مطابق تحریر فرماتے۔ ان کا اسلوبِ تحریر منفرد تھا۔ اس میں جاذبیت اور تاثیر تھی اور جب آپ سٹیج پر تشریف لاتے تو آپ بہترین مقرر تھے۔ فنِ خطابت میں آپ استاذ کی حیثیت رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو فکر و نظر کی غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔

آپ کا علم اکتسابی خصوصیت سے ہی ممتاز نہ تھا بلکہ علمی لحاظ سے آپ کو موہبت الٰہی سے بھی وافر حصہ ملا تھا۔ آپ اپنے لیکچر میں کبھی اپنے اصل موضوع سے تجاوز نہ کرتے۔ اپنے مضمون کو ہمیشہ وقتِ مقررہ میں بیان فرماتے جس سے سامعین مطمئن ہوتے۔ آپ اختصار پسند بھی تھے۔ سامعین کو ایک ہی نگاہ سے دیکھ کر معلوم کر لیتے کہ یہاں مضمون کو کس انداز میں بیان کیا ہو۔ آپ کا اسلوبِ بیان ہمیشہ کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ کے مطابق ہوا کرتا تھا۔ تکرار اور حشو سے آپ کا بیان ہمیشہ پاک ہوتا۔ تقریر کے اختتام پر آپ اپنے مضمون کا خلاصہ مقصودہ چند فقرات میں ضرور بیان کیا کرتے اور فرمایا کرتے کہ میرے استاذ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضلؓ نے مجھے ایسا کرنے کی خاص طور پر تلقین کی ہوئی ہے۔ آپ کی تقریر و تحریر میں سامعین و قارئین کے لئے دلچسپی آخر دم تک قائم رہتی اور اس خوبی میں آپ مثالی شخصیت کے حامل تھے۔

مولانا کا درس القرآن خالصۃً علمی ہوتا قرآنی مفردات اور مجازات و استعارات کی لغوی تحقیق بیان فرماتے قصص القرآن پر اختصار سے روشنی ڈالتے۔ قرآنی احکام کے فلسفہ کو مؤثر انداز میں پیش فرماتے اور قرآنی تعلیمات کو وعظ و تلقین کے انداز میں سامعین کے سامنے رکھتے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاءِ احمدیت کی بیان کردہ تفاسیر کے اقتباسات پیش فرماتے۔ دوسری تفاسیر کے حوالوں سے اپنے درس کو مزین فرماتے۔ مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات اختصار سے سامعین کو بتاتے۔ عیسائیوں نے قرآن مجید کی آیات پر جو صرفی اور نحوی اعتراضات کئے ہیں مولانا درس القرآن میں ان کے شافی جوابات دیتے۔

تالیف و تصنیف کے میدان میں مرحوم کا کام بہت وسیع ہے کئی کتب تحریر کیں۔ عربی ممالک میں قیام کے دوران رسالہ البشریٰ جاری کیا جس میں بہت سے قیمتی مضامین تحریر کئے۔ ممالکِ عربیہ میں اس رسالہ کے مضامین بہت ہی دلچسپی اور شوق سے پڑھے جاتے تھے بالخصوص وہ مضامین جو اسلام اور عیسائیت کے مابین موازنہ پر ہوا کرتے تھے۔ ان میں ایک خاص شوکت ہوتی، ان کا انداز فاتحانہ ہوتا۔

مولانا نے اپنے زمانہ تعلیم سے ہی مخالفِ اسلام تحاریک آریہ سماج اور عیسائیت کا وسیع مطالعہ کر کے ان کے خلاف قلمی جہاد کا آغاز کر دیا تھا۔ کئی مناظرے کئے، لیکچرز دیئے، دہلی میں ایک آریہ سماجی پنڈت سے مناظرہ ہوا آپ نے اس مناظرہ میں اسلام کی تصویر اس انداز میں پیش کی اور اسلام کے فضائل اس طور سے بیان کئے کہ مسلمانوں نے آپ کو کندھوں پر اٹھا کر "اسلام زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ مخالف آپ کے مدلل اندازِ بیان سے مرعوب ہو جایا کرتا تھا۔ بہائیت کے خلاف "تحریک بہائیت پر تبصرہ" شائع کر کے آپ نے بہائیت کی حقیقت سے پردہ اٹھایا۔

رسالہ الفرقان آپ کی زندگی کا شاہکار ہے۔ آپ نے اس رسالہ میں سینکڑوں معرکۃ الآراء مضامین تحریر فرمائے جن میں علمی اور فکری گلکاری نظر آتی ہے۔

آپ کو علوم متداولہ پر عبور تھا۔ تفسیر القرآن، حدیث، فقہ، عربی ادب اور کلام کا وسیع مطالعہ تھا۔ ایک دفعہ مولانا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ فلسطین جانے سے پہلے میں نے لائبریری کی جملہ کتب کو سرسری نگاہ سے دیکھ لیا تھا اور کئی کتب کے انڈیکس کا مطالعہ کر لیا تھا۔

آپ اپنے مافی الضمیر کو انتہائی آسان اور عام فہم انداز میں پیش فرماتے اور یہ ملکہ آپ کو خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے عطا ہوا تھا ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مولانا اپنی مجالس میں اپنے اساتذہ کا ذکر اکثر فرمایا کرتے۔ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ اور حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ کے واقعات بیان فرماتے اور سامعین ان سے محظوظ ہوتے۔

(۳)

مولانا مرحوم کسی کام کو دوسرے روز پر ملتوی کرنے کے خلاف تھے اور آپ ہمیشہ فرمایا کرتے لا تؤخّر عمل الیوم لغد۔ آج کا کام کل پر نہ ڈال۔ آپ کام کو بڑی تیزی سے کرتے، دوسروں سے کام لینا آپ خوب جانتے تھے، جماعتی کاموں میں وقت کا خیال نہ رکھتے۔

مولانا کی اولاد وقف ہے۔ وہ آپ کی جانشین ہے اور کہتے ہیں ما مات من خلف کہ جو شخص اپنے جانشین چھوڑ جائے وہ زندہ ہی رہتا ہے۔ آپ کے شاگردوں کا حلقہ بڑا وسیع ہے۔ آپ الاستاذ المفضال تھے۔ ایک دفعہ میں آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوا۔ آپ پلنگ پر بیٹھے ہوئے تھے فرمانے لگے شیخ صاحب! گھبراہٹ اور پریشانی کی کوئی بات نہیں ہر شخص نے آخر اسی رستہ پر چلنا ہے۔ آپ بالکل مطمئن تھے۔ وفات سے چند روز قبل دفتر میں ملاقات ہوئی تو میں نے آپ کے چہرہ کو کافی متغیر دیکھا۔ کھانسی بھی تھی۔ میں نے کہا مولانا آپ آرام فرمائیں۔ فرمانے لگے شیخ صاحب! میں یہاں دفتر میں گھر سے زیادہ آرام محسوس کرتا ہوں۔ یہاں کام بھی کرتا ہوں اور دوستوں سے ملاقات بھی ہو جاتی ہے۔

میں نے مولانا کی وفات کی خبر صبح کی سیر کے دوران سنی۔ مجھ پر ایک سکتہ طاری ہو گیا، میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ آہ اسلام کا ایک جری مجاہد اور وفادار خادم چل بسا۔ خالدِ احمدیت ہمیں مغموم و محزون چھوڑ کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ بستانِ احمدیت کی عندلیب اس دنیا سے پرواز کر گئی۔

اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار ۔ داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

مجاہدین معاونین خصوصی جنہوں نے امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کی قربانیاں پیش کی ہیں ان کی تازہ فہرست تعریفی دعا شائع کی جاتی ہے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

(۱)	مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کاہلوں	کراچی	۱۳۰۰/-
(۲)	" لیفٹیننٹ کمانڈر ریٹائرڈ عبدالمومن صاحب	"	۱۰۰۰/-
(۳)	" چوہدری نسیم احمد صاحب سرجن کمانڈر	"	۱۰۰۰/-
(۴)	" " خورشید احمد صاحب ذکی	محمد علی سوسائٹی "	۱۰۰۰/-
(۵)	" کرنل رانا فضل محمد صاحب	کوئٹہ	۱۰۰۰/-
(۶)	" چوہدری نعمت اللہ صاحب	حیدرآباد	۱۰۷۰/-
(۷)	" رئیس نعمت اللہ صاحب جتوئی	"	۱۰۴۵/-
(۸)	" چوہدری محمد سعید صاحب باجوہ	"	۱۰۲۵
(۹)	" " غلام قادر صاحب ہیرا	"	۱۰۰۵/-
(۱۰)	" میر نور احمد صاحب تالپور	"	۱۰۱۵/-
(۱۱)	" مرزا افضل بیگ صاحب	"	۱۰۱۵/-
(۱۲)	" ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب	"	۱۲۸۰/-
(۱۳)	" چوہدری مرزا خان صاحب	"	۱۰۲۵/-
(۱۴)	" " محمد اکرم خان صاحب	"	۱۰۰۵/-
(۱۵)	" " عبداللطیف صاحب سنوری	"	۱۰۰۵/-
(۱۶)	" شیخ عنایت اللہ صاحب -	آصف آباد خادم ضلع "	۱۰۰۵/-
(۱۷)	" چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد	بشیرآباد ضلع "	۱۲۰۰/-
(۱۸)	" " آفتاب احمد صاحب ایس ڈی او آف ٹھٹھہ	حال حیدرآباد	۱۰۱۰/-
(۱۹)	" " اقبال احمد صاحب	چھمبڑ ضلع "	۱۰۱۰/-
(۲۰)	" ڈاکٹر عبدالمنان صاحب	" "	۱۰۱۰/-
(۲۱)	" اشفاق احمد صاحب	سنجر چانگ "	۱۰۱۰/-
(۲۲)	" بشیر احمد صاحب باجوہ	" "	۱۰۱۰/-
(۲۳)	" ڈاکٹر سلیم احمد صاحب خلیل	ظفرآباد لاہینی ضلع "	۱۰۷۵/-
(۲۴)	" چوہدری شہاب الدین صاحب	کوٹ باغدین ضلع بدین	۱۰۰۰/-
(۲۵)	" بشیر احمد صاحب بنگالی	گلاریچی ضلع "	۱۰۶۰/-
(۲۶)	" پیر فضل الرحمان صاحب	سانگھڑ	۱۰۰۲/-
(۲۷)	" چوہدری خلیل احمد صاحب آڑھتی	شہداد پور ضلع سانگھڑ	۱۰۰۱/-
(۲۸)	" " رفیق احمد، منیر احمد صاحبان	" "	۱۰۰۱/-
(۲۹)	" " شریف احمد صاحب	گوٹھ احمد پور " "	۱۰۰۱/-
(۳۰)	" " بشیر احمد صاحب	" " "	۱۰۰۱/-
(۳۱)	" " علی احمد صاحب	" " "	۱۰۰۱/-
(۳۲)	" " محمد صدیق صاحب سدھو ایڈووکیٹ	گوٹھ فضل عمر "	۱۰۱۰/-
(۳۳)	" " بشیر احمد صاحب	پھرو "	۱۰۰۰/-
(۳۴)	" " سلطان احمد صاحب	سلطان پور "	۱۰۰۶/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

کراچی میں روزنامہ الفضل کے اجراء، بقایاجات کی ادائیگی، پتہ جات کی تصحیح اور الفضل میں بروقت اعلانات و اشتہارات کی اشاعت اور دیگر معلومات کے لئے احمدیہ ہال میں نمائندہ الفضل کراچی سے رجوع کریں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کی المناک وفات پر

جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے تعزیتی قراردادیں

سلسلہ احمدیہ کے ممتاز بزرگ، نامور عالم و مبلغ اور بلند پایہ خطیب و مناظر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کی المناک وفات پر اندرون و بیرون پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ میں ہم و غم اور حزن و افسوس کی جو ایک لہر سی دوڑ گئی ہے اس کا احساس ان تعزیتی قراردادوں سے ہوتا ہے جو جماعت ہائے احمدیہ اور دوسری ذیلی تنظیموں کی طرف سے اب تک موصول ہو رہی ہیں۔ بہت سی قراردادیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ اب ان کی اشاعت کی الفضل میں گنجائش نہیں اس لئے ان جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے نام درج ذیل کئے جا رہے ہیں جن کی طرف سے قراردادہائے تعزیت کی نقول الفضل کو موصول ہوئی ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ:

اسلام آباد، اوکاڑہ، ایبٹ آباد، بنگلہ دیش، بہاولپور، بھکر، پاک پتن، ٹیکسلا، جہلم - جھنگ صدر، چک ۱۸ے بہوڑو ضلع شیخوپورہ، چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر، چک ۱۱۷ چھور ضلع سرگودھا، حیدرآباد (سندھ) خانپور، راہوہن (سندھ) راولپنڈی، سانگھڑ (سندھ) ساہیوال شہر، سرگودھا شہر، سکھر، شورکوٹ چھاؤنی، فیکٹری ایریا شاہدرہ، قادیان (بھارت) قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ۔ کوٹ احمدیہ ضلع بدین (سندھ) گوجرخان، لاڑکانہ، لاہور، لوکل انجمن احمدیہ ربوہ، لیاقت آباد کراچی، میانوالی شہر، واہ کینٹ، ہڈرز فیلڈ، بریڈفورڈ (انگلستان)

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ، اراکین احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پشاور۔

لجنات اماء اللہ:

بھلوال، پشاور، جھنگ صدر، دارالصدر شرقی ب ربوہ، ساہیوال،

مجالس انصار اللہ:

اسلام آباد، شیخوپورہ شہر، لائلپور۔ کوٹ عبدالمالک و شرقپور خورد ضلع شیخوپورہ۔ ناظم آباد کراچی۔ کوئٹہ۔

مجالس خدام الاحمدیہ:

اسلام آباد۔ اسلامیہ پارک لاہور، کنری (سندھ) گوجرانوالہ شہر - ملتان

مجلس اطفال احمدیہ: عزیز آباد کراچی۔

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ مسماۃ شاہ بیگم صاحبہ مختصر سی علالت کے بعد ۲۷ جون ۱۹۷۷ء بروز سوموار بوقت ۹½ بجے صبح تقریباً ۵۵ سال کی عمر پا کر ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ منکسر المزاج، دعاگو، عابدہ و زاہدہ اور صابرہ تھیں۔ احمدی ہونے کے بعد انہوں نے بعض رؤیا صالحہ، اور الہام و کشوف دیکھے جو جلد یا بدیر پورے ہوئے۔ مرحومہ کا جنازہ وفات کے دن ہی بعد نماز مغرب مکرم ملک محمد سعید خان صاحب کیمسٹ کے مکان ۵۱۲/K کوچہ نادر خان راولپنڈی سے اٹھایا گیا۔ کثیر احباب جماعت نے شرکت کی۔ پارک سکھا سنگھ اسٹیٹ میں محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قدیم قبرستان ڈھوک کھبہ راولپنڈی میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

(حافظ امیر حسین راولپنڈی)

درخواست دعا میری بیوی بعارضہ فالج بیمار تھی، اب پھر دوبارہ فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب، جماعت ان کی صحت کی بحالی کے لئے دعا فرمائیں!

(میاں غلام محمد سکنہ شیخ پور ضلع گجرات)

قائدین کرام اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے فوری طور پر مرکز میں ارسال فرمائیں! (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکر گزاری کا مقام نہایت قابلِ رشک مقام ہے

ارشادِ ربّانی ہے:۔
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ (۲۷ : ۷۴)

ترجمہ:۔ اور تیرا رب تو انسانوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن ان (انسانوں) میں سے اکثر شکر بجا نہیں لاتے۔

گویا اکثر و بیشتر لوگ شکر گزاری کا حق ادا نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حقیقی طور پر شناخت کرنے والے اور شکر گزاری کا حق ادا کرنے والے لوگ مثل نادر کے ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہونے والے فضلوں کو ہر دم یاد کرتا رہے اور حقِ شکر گزاری میں کوتاہی نہ کرے تا وہ اس قابلِ رشک مقام کا حامل ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر گزار بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

اِن اغراض کی تکمیل کے لئے مرکز کی طرف سے شکرانہ فنڈ قائم ہے۔ احباب اپنی کامیابیوں اور خوشیوں کے مواقع پر اس فنڈ میں شکرانہ کی رقوم و عطیہ جات بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں تا یہ رقوم امامِ وقت کی منشاء مبارک کے مطابق مستحقین میں تقسیم ہوں اور اِس طرح اللہ تعالیٰ کے احسانات کی شکر گزاری کا فریضہ باحسن وجوہ انجام پذیر ہو۔
(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

چندہ برائے مہمان خانہ مستورات

عرصہ زیرِ رپورٹ یعنی پندرہ جون سے ۲۳ جون تک مہمان خانہ مستورات کی مد میں کُل ۶۲۲ روپے چندہ موصول ہوا ہے اِس طرح اِس مد کی کُل وصولی ۱۰۶۸۴/۶۸ روپے ہو جاتی ہے۔ اِس کے مقابلہ میں مہمان خانہ پر اِس وقت تک ۲۳۴۸۷۶ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ چندہ کی رفتار تسلی بخش نہیں۔ اگر یہی صورتِ حال رہی تو ڈر ہے کہ کام بند نہ کرنا پڑے اور اجتماع اور جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنوں کو پھر دقّت کا سامنا ہو۔ اِس لئے لجنات اِن تین ماہ میں خاص طور پر اِس چندہ کے لئے کوشش کریں۔ جو صاحبِ حیثیت بہنیں اپنا وعدہ پورا کر چکی ہیں ان کے وعدہ جات میں اضافہ کروا کے مزید رقم وصول کریں۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی رہنے والی بہنیں براہِ راست اپنا چندہ بھجوائیں۔ کئی ایسی لجنات ہیں جہاں سے ایک پیسہ بھی چندہ نہیں آیا۔
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بڑے فرزند عزیز ناصر احمد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۲/۶ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ بچّے کے دین و دُنیا میں کامیاب و کامران ہونے اور صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر پانے کے لئے دعا کریں۔
(حاجی عبدالقادر۔ ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار۔ اوکاڑہ)

دُعائے مغفرت

میری اہلیہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ ۳۰ جون ۱۹۷۷ء کو بوقت سوا دس بجے دن وفات پا گئیں۔ اِنّا للّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔
مرحومہ موصیہ تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُسی روز بعد نمازِ عصر نمازِ جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کے لواحقین سے تعزیت فرمائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتینِ مبارکہ گھر پر تشریف لائیں اور سوگوار خاندان سے اظہارِ تعزیت کیا۔
اللہ تعالیٰ نے ان سے گیارہ بچّے عطا فرمائے جو سب بفضلِ خدا موجود ہیں۔ مرحومہ نیک اور خدمت گزار تھیں۔ تین بیٹے اور ایک بیٹی کینیڈا میں ہیں۔ باقی بچّے وفات کے وقت یہاں موجود تھے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نیز میری اپنی صحت بھی کمزور رہتی ہے مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔
خاکسار عطا محمد صحابی
پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ
برمکان قریشی محمد اکمل صاحب
دار الصدر جنوبی ربوہ

الحاج سر محمد سنگھاٹے کی وفات (بقیہ صفحہ اوّل)

درخواست کی کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی کپڑا تبرک حاصل کرنے کی غرض سے ارسال فرمایا جائے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اِس درخواست کو قبول فرماتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام کی قمیص میں سے ایک کپڑے کا ٹکڑا ان کو تبرکاً ارسال فرمایا۔

مکرم الحاج سنگھاٹے کی وفات اچانک ہوئی۔ ایک رات کی مختصر علالت ہی میں آپ داعئ اجل کو لبیک کہتے ہوئے اِس دُنیا سے رخصت ہو گئے۔ ریڈیو گیمبیا پر خبروں میں ان کی وفات کی خبر نشر کی گئی جسے سُنتے ہی مختلف جماعتوں سے احمدی احباب بانجل پہنچنا شروع ہو گئے۔ صدرِ مملکت الحاج سر داؤد اجوارا بھی جو رخصت کے ایام گزارنے اپنے گاؤں گئے ہوئے تھے فوراً واپس بانجل پہنچ گئے۔ الحاج سنگھاٹے کی نعش آخری دیدار کے لئے پارلیمنٹ ہاؤس میں رکھ دی گئی جہاں تمام وزراء، بیرونی سفارتوں کے نمائندوں کے علاوہ صدرِ مملکت سر داؤد اجوارا بھی آخری دیدار کے لئے تشریف لائے اور دعا کی۔ اسمبلی کے سپیکر نے اِس موقع پر ایک تعزیتی پیغام پڑھا جس میں مرحوم کی بے لوث ملکی و قومی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔

اُسی روز ساڑھے چار بجے شام ان کی نمازِ جنازہ بانجل کے وسیع میدانِ عیدگاہ میں ادا کی گئی جو مبلغ انچارج گیمبیا مکرم مولوی عبدالشکور صاحب نے پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں کثیر تعداد میں افراد شامل ہوئے۔ بعد میں گیمبیا کے عام رواج کے خلاف احباب کی خواہش کے پیشِ نظر جنازہ بجائے کسی گاڑی پر لے جانے کے کندھوں پر قبرستان لے جایا گیا جو اِس جگہ سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی عبدالشکور صاحب نے دعا کرائی جس کے بعد انہیں گورنمنٹ کی طرف سے اعزازی سلامی دی گئی اور اِس طرح احمدیت اور قوم کا یہ عظیم خادم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔

الحاج سنگھاٹے مرحوم کو دو مرتبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ پہلی مرتبہ جب حضور یورپ کے دَورہ پر تشریف لے گئے تو آپ کی ملاقات انگلستان میں ہوئی۔ دوسری مرتبہ حضور جب افریقہ کے ممالک کے دَورہ پر تشریف لے گئے تو مرحوم الحاج محمد سنگھاٹے محبت اور اخلاص کے جذبہ سے سرشار ہو کر حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ساتھ رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی آپ کی تربت پر رحمت کی بارش نازل فرماتا رہے اور جنّت میں اپنے قربِ خاص میں جگہ دے۔ آمین

تربیتی کلاس ضلع گوجرانوالہ

مورخہ ۷، ۸ جولائی ۱۹۷۷ء مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں ضلع کی تربیتی کلاس ہو گی جس میں مرکزِ سلسلہ سے بعض علماء کرام تشریف لا کر خطاب فرمائیں گے۔ جملہ مجالسِ ضلع کے خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کر کے استفادہ فرمائیں۔
(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

قائدینِ مجالس سرائے خدمت کی وصولی کی طرف توجہ فرماویں۔
(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴